شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

مقتداء و خلفاء کو نصیحتیں

ہدایات و نصائح برائے

خلفائے مجازین و جملہ احباب

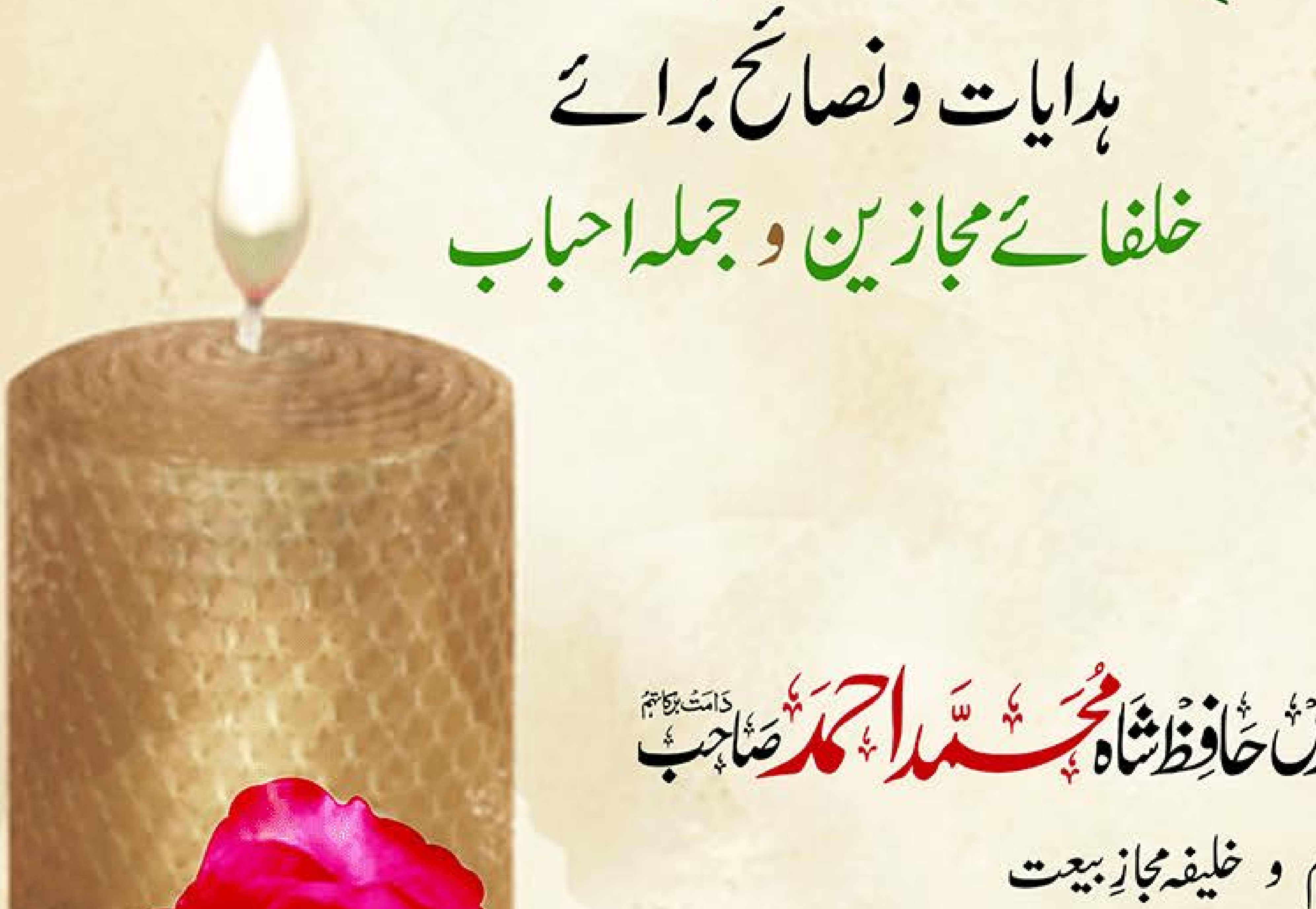

عارف باللہ حضرتِ اقدس حافظ شاہ محمد احمد صاحب دامت برکاتہم

خادم و خلیفہ مجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.islahibaatain.com

مقتداء و خلفاء کو نصیحتیں

ارشاد فرمایا کہ (مورخہ ۸/شوال المکرم ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۱/ نومبر ۲۰۰۵ء بروز جمعہ): تمام خلفاء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کو خلافت دی گئی ہے ان کی موجودہ حالت پر حسنِ ظن سے دی گئی ہے، لیکن خدانخواستہ آئندہ اگر کسی کی حالت بدل گئی اور شریعت وسنت کے خلاف عمل کرنے لگاتو اس کی خلافت منسوخ سمجھی جائے گی۔ غیر عالم خلفاء کو تاکیداً ہدایت ہے کہ فقہی مسائل میں علماء کرام سے رجوع کریں، اپنی رائے پر عمل نہ کریں اور علماء کرام کا ادب واحترام ملحوظ رکھیں۔

اس کے علاوہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۱ مارچ ۲۰۱۲ء کو حضرت والا نے فرمایا کہ میرا جو خلیفہ (اجازت یافتہ) کسی بھی گناہ میں مبتلا پایا جائے تو حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے مطابق اس کی خلافت منسوخ سمجھی جائے گی۔ مثلاً

(۱) ٹی وی پر آنا اور انٹرنیٹ پر تصویر کے ساتھ آنا۔

(۲) تصویر کھنچوانا یا چھپوانا اور مووی بنوانا۔

(۳) شرعی پردہ نہ کرنا (نامحرم عورتوں سے احتیاط نہ کرنا)۔

(۴) غیر شرعی تقریبات میں شرکت کرنا۔

(۵) مروجہ غیر شرعی عملیات کرنا اور غیب کی باتیں بتانا وغیرہ۔

نیز کوئی بیعت کا کہے فوراً بیعت کرلیا کریں یہ سوچ کر کہ اپنی اصلاح کی نیت سے بیعت کرتا ہوں۔

اور فرمایا کہ وقت سے پہلے بیان ختم کردو تاکہ لوگ پیاس لے کر جائیں۔ غیر عالم خلفاء مجالس، بیانات میں اپنی باتیں سنانے کے بجائے میرے مواعظ اور میری کتابیں پڑھ کر سنائیں۔ جہاں ضرورت ہو کچھ تشریح کردیں۔ سنی سنائی روایات نہ سنائیں جب تک کہ اس روایت کا حوالہ نہ معلوم ہو۔ فقہی مسائل کے بارے میں کبھی خود پہل نہ کریں بلکہ علماء کی طرف رجوع کا مشورہ دیں اور علماء میں بھی جو مفتی ہوں، ان کی طرف زیادہ رجوع کرائیں۔ علماء کا نام ادب واحترام سے لیا کریں۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ میں بیان شروع کرنے سے پہلے تمام سامعین کو ایک نظر محبت سے دیکھتا ہوں۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اپنے شیخ کو شاہراہِ اولیاء سے ملاتے رہو اور شیخ بھی اپنے اعمال اور راہ کو شاہراہِ اولیاء سے ملاتا رہے۔

۱۹۹۵ء میں ایک بیرونِ ملک سفر میں حضرت والا کے پاس متعلقین علماء جمع ہوئے اور خلوت میں عرض کیا کہ آپ کے ایک خلیفہ جنہوں نے داڑھی کٹوالی ہے۔ عورتوں سے احتیاط نہیں کرتے، چڈی پہن کر گاڑی دھوتے ہیں۔ پچھلی بار بھی آپ کی آمد کی انہیں اطلاع کی تھی مگر وہ ملنے بھی نہیں آئے اور اس بار بھی اندازاً اٹھارہ دن گزر گئے ہیں لیکن اب تک ملنے نہیں آئے۔ ابھی گفتگو جاری تھی کہ حضرت کے وہ اجازت یافتہ ملاقات کے لیے آگئے۔ حضرت نے انہیں اندر کمرے میں بلالیا، ان کو اردو نہیں آتی تھی تو ترجمان کے ذریعے بات چیت ہو رہی تھی۔ ان صاحب کی داڑھی واقعی کٹی ہوئی تھی لیکن پھر بھی حضرت والا ان سے بہت محبت سے پیش آئے اور پوچھا کہ پچھلی بار آپ ملنے کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے ڈاکٹر نے بیماری کی وجہ سے پہاڑی علاقہ میں تبدیلیٔ آب وہوا کے لیے بھیج دیا تھا اور کہا تھا کہ فون پر بھی کسی سے بات نہ کروں، اس لیے مجھے آپ کے آنے کا پتا ہی نہیں چلا، اس بار بھی مجھے ابھی پتا چلا ہے تو میں حاضر ہو گیا۔

حضرت والا محبت سے بات چیت فرماتے رہے، پھر نظر کی حفاظت پر بیان فرمایا اور داڑھی پر بیان فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت والا! مجھے بالوں کی کوئی بیماری ہوگئی ہے جس کی وجہ سے میری داڑھی کم ہوگئی اس کے بعد وہ واپس چلے گئے۔ ایک صاحب نے

www.islahibaatain.com
www.islahibaatain.com

حضرت والا سے عرض کیا کہ انہوں نے غلط بیانی کی ہے، میں نے خود پچھلی بار بھی ان کو اطلاع دی تھی اور اس بار بھی میں نے اطلاع دی تھی۔ عرض کیا کہ حضرت! ان کی داڑھی کٹی ہوئی تھی تو آپ ان کی خلافت منسوخ فرمائیں گے؟ حضرت والا نے فرمایا کہ ایک مومن جب کہہ رہا ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے میری داڑھی کم ہوگئی ہے تو ہمیں اس پر یقین کرنا چاہیے، اور خلافت اس لیے واپس نہیں لی کہ خلافت کوئی جنت کی ضمانت نہیں ہوتی، جو خلیفہ (اجازت یافتہ) کسی بھی گناہ میں مبتلا پایا جائے تو حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے مطابق اس کی خلافت منسوخ سمجھی جائے گی۔ اور ارشاد فرمایا کہ گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے رابطہ خود بخود ختم ہوجاتا ہے جب تک توبہ نہ کی جائے۔

جس نے بدنگاہی پر بیان نہیں کیا اس نے میرا حق ادا نہیں کیا

ایک بڑے ملک سے حضرت والا کے خلیفہ کا فون آیا کہ لوگ مجھے یہاں بد نظری اور داڑھی وغیرہ کا بیان کرنے سے منع کر رہے ہیں کہ اس ملک کے ماحول کی فکر کرو، ایسے بیان کے لیے حالات سازگار نہیں ہیں۔ حضرت والا نے اَشک بار آنکھوں سے فرمایا اگر تم یہ بیان اس ملک میں نہیں کروگے تو کہا کروگے؟ فرمایا کہ اگر تم نے یہ بیان نہیں کیا اور میرے دردِ دل کی قدر نہیں کی تو میں قیامت کے دن تمہاری گردن پکڑوں گا۔

ھدایات ونصائح برائے خلفائے مجازین وجملہ احباب

(۱) تمام مجازین ہر ماہ کسی مقام پر اجتماع کرکے ایک دوسرے کی ملاقات اور فکرِ اصلاح کے طریقے پر غور کریں۔

(۲) تواضع اور فنائیت کا اہتمام اور ہر شخص خود کو جملہ مسلمانوں سے فی الحال اور حیوانات اور کفار سے فی المآل کمتر سمجھے۔

(۳) کھلم کھلا ارتکابِ کبائر کے مرتکب کی خلافت منسوخ سمجھی جاوے گی مثلاً گھر میں ٹیلی ویژن کا استعمال یا اپنی بیوی کو بے پردہ بازاروں میں پھرانا، یا بیوی کو دکان میں دکانداری کے لیے بٹھانا، ایسے اعمال سے اُس کی خلافت منسوخ سمجھی جاوے گی اور فہرستِ مجازین سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔

(۴) جس کو جہاں اور جس خلیفہ سے مناسبت ہو اس کو وہاں شرکت کی بہ طیبِ خاطر اور بدونِ شکایت اجازت دینا علامتِ اخلاص ہوگی اور مریدوں کو بدونِ مناسبت اپنی طرف کھینچنے کی کوشش حبِ جاہ اور عدمِ اخلاص کی علامت ہے۔

(۵) آپس میں اتحاد اور محبت اور تواضع سے ملاقات کرنا اور اپنے کو مٹانا خلاصۂ تصوف اور حاصلِ طریق ہے۔

(۶) خلافت کو اپنی اصلاح کا ذریعہ سمجھیں، اس کو اپنے لیے صاحب کمال ہونے کی دلیل سمجھنا سخت نادانی ہے۔

(۷) ذکر و مجلس، تعلیم و تربیت کا اہتمام اپنی بستی میں لازم ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی محبت اور ایمان کا نقطہ آغاز لاالٰہ سے ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ الٰہ کو تین قسموں سے قلب کی طہارت کے بدون الا اللہ کی تجلیاتِ خاصّہ سے قلب متجلی نہ ہوگا۔ اور الٰہ حجر سے بچنا تو ہر مومن کا عمل ہوتا ہے لیکن الٰہ جاہی اور الٰہ باہی سے طہارتِ قلب تزکیہ نفس کے لیے لازم ہے۔ جاہ سے مراد تکبر اور غضب اور غیبت ہے، الٰہ باہی سے مراد بد نظری اور دل میں شہوت کا خیال لانا اور پردہ شرعی نہ کرنا، فلمی گانے اور موسیقی سننا یا خواتین کو نوکر رکھنا اور بے پردہ ان سے اختلاط یا بے ریش حسین لڑکوں سے اختلاط اور ان سے پیر دبوانا وغیرہ ہے۔ دلیل یہ ہے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ (**سورة الجاثية ، آية ۲۳**)

www.islahibaatain.com
www.islahibaatain.com

(۹) آپس میں ملاقات سے اجتناب اور تنافر و تحاسد و غیبت اور تباغض یہ علامت حیاتِ نفس اور حبِ جاہ ہے، اس لیے ذوق جنتی پیدا کیجئے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اہل اللہ سے ملاقات کو دخولِ جنت سے اول اور مقدم فرمانا دلیل ہے کہ اہل اللہ سے ملاقات دخولِ جنت سے افضل ہے کیونکہ اہلِ جنت مکین ہیں اور جنت مکان ہے اور مکان سے مکین افضل ہوتا ہے۔ یہ تحقیق میرے مرشدِ اول شاہ عبدالغنی صاحب علیہ الرحمۃ کی ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ کا یہ قول بھی میرے شیخ شاہ عبدالغنی پھولپوری علیہ الرحمۃ نقل فرمایا کرتے تھے کہ جب سے خبر ملی کہ جنت میں دوستوں سے ملاقات ہوگی مجھے جنت کا شوق بڑھ گیا۔

(۱۰) ہر سانس حق تعالیٰ کی رضا کے اعمال پر فدا کرنا اور ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کے غضب و ناراضگی و قہر کے اعمال میں استعمال نہ کرنا روحِ اسلام اور روحِ ایمان ہے اور یہ نعمت احسان کے صدقے میں ملتی ہے لہٰذا کیفیتِ احسانی اہل اللہ کے سینہ سے حاصل کرنے کی فکر ضروری ہے اور ذکر کا دوام اور صحبتِ اہل اللہ کا اہتمام اور معاصی سے اجتناب کا التزام احسانی کیفیت کے حصول کا قوی ذریعہ ہے۔

(۱۱) تبلیغی جماعت پر تنقید و تنقیص نہ کی جائے اور جو حضرات تبلیغی کام سے منسلک ہیں ان کو بھی دین کا خادم سمجھ کر ان کا اکرام کیا جائے۔

(۱۲) ہر مسلک کے اہلِ حق مشائخ کا اکرام و احترام کیا جائے اور گروہ بندی سے سخت احتراز کیا جائے کیونکہ افتراق دین کے لیے سخت مضر ہے۔ امت کو جوڑنے کی ہر دم فکر ہو، اختلاف و افتراق سے سخت گریز کیا جائے۔

(۱۳) خاندان و برادری کی شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبات کی غیر شرعی رسومات کو روکنے کی اگر قدرت نہ ہو تو ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ان تقریبات میں خود ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں۔ لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمَحْظُوْرُ

(۱۴) ہر خلیفہ یہ سمجھ لے کہ خلافت بوجہ استعداد نہیں دی گئی بلکہ برائے استعداد دی گئی ہے۔ بعض لوگوں کی اصلاح خلافت پر موقوف ہوتی ہے اسی وجہ سے شیخ خلافت دے دیتا ہے جس طرح مستقبل کی صلاحیت کی امید پر میزان پڑھنے والے کو مولوی صاحب کہہ دیا جاتا ہے۔

(۱۵) غیب کا علم صرف اللہ کو ہے، میں تو صرف ظاہری حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ پر نظر رکھتے ہوئے خلافت دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے روزانہ دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ تعالیٰ! جس کو بھی میں نے اجازت دی ہے آپ اس کو میرے لیے صدقہ جاریہ بنائیے اور اخلاص نصیب فرما کر اس سے خوب کام لیجیے اور صاحبِ نسبتِ لازمہ بھی بنائیے اور صاحبِ نسبتِ متعدیہ بھی بنائیے اور اولیائے صدیقین کی منتہیٰ تک پہنچائیے۔

آہ جائے کی نہ میری رایگاں
تجھ سے ہے فریاد اے ربِ جہاں

اور الحمدللہ میں اپنی آہ و زاری کے ثمرات دیکھ رہا ہوں۔

(۱۶) کوئی خلیفہ خود کو اہم شخصیت سمجھ کر عام مسلمانوں کو حقیر نہ سمجھے بلکہ گنہگار مسلمانوں کے بارے میں یہ سوچے کہ ممکن ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی ایسا عمل ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا ہو اور قیامت کے دن اس کی معافی ہو جائے اور ممکن ہے میری کوئی ایسی غلطی اور گناہ ہو جس کی وجہ سے نیکیاں برباد ہو جائیں۔ بس اس احتمال کو سوچا کرے اور ڈرتا رہے۔ گناہوں سے روکنا واجب ہے لیکن کو گنہگار کو حقیر سمجھنا حرام ہے، اور کافروں کے حق میں سوچے کہ ممکن ہے اس کو موت سے قبل ایمان نصیب ہو جائے اور اپنے برے خاتمہ کا خوف کرے۔ اس طرح عُجب سے اور کبر سے بچ جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (ہر خلیفہ کے لیے یہ مراقبہ ضروری ہے خاص طور پر ان خلفاء کے لیے جو اہلِ علم ہیں۔)

(۱۷) ریاکاری وہ ہے کہ کسی عمل کو لوگوں کو دکھانے اور ان کو اپنا معتقد بنانے کے لیے کرے۔ اگر یہ نیت نہ ہو اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے تو یہ اخلاص کے منافی نہیں ہے۔ شیخ کے سامنے عمدہ عمل کرنے کو بھی اخلاص میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ شیخ سے تعلق کا مقصد اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے، بس جس نے شیخ کا دل خوش کرنے کے لیے عمدہ نماز پڑھی یا عمدہ تلاوت کی تو یہ بھی لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی شمار ہوگا،

www.islahibaatain.com
www.islahibaatain.com

اس کی دلیل حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی رات کو نمازِ تہجد میں تلاوت کر رہے تھے آنحضرت ﷺ سنتے رہے۔ صبح کو آپ ﷺ نے اس کی تعریف فرمائی کہ تم نے بہت عمدہ تلاوت کی تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ سن رہے ہیں تو میں اور زیادہ خوش الحانی کے ساتھ پڑھتا آپ ﷺ یہ سن کر خاموش ہوگئے، ان سے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے سنانے کے لیے اچھا پڑھنا اخلاص کے خلاف ہے۔

(۱۸) جن لوگوں نے شیخ کی صحبت زیادہ اٹھائی ہے ان کو اتنا ہی زیادہ فیض ملا ہے اور آگے ان کا فیض بھی زیادہ ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۹) ہر اچھی صفت اور خوبی کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے اپنا کمال نہ سمجھے، اپنے اعمال کو اور اپنے آپ کو اچھا نہ سمجھے، یہ کافروں کا طریقہ ہے کہ وہ خود کو اچھا سمجھتے ہیں۔

(۲۰) جس کو خلافت دی ہے اگر وہ دین کا کام نہ کرے گا تو اس کا تعلق مع اللہ دن بدن کمزور ہوتا چلا جائے گا اور اگر کوئی خلیفہ یوں کہے کہ میرے اندر صلاحیت نہیں ہے تو سمجھ لو کہ تمہاری صلاحیت دیکھ کر میں نے خلافت نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے خلافت دی ہے کیونکہ جو شخص یہ کہے کہ میری صلاحیت کی بناء پر خلافت ملی ہے تو وہ خود کو نیک سمجھ رہا ہے۔ جبکہ نیک بننا تو فرض ہے لیکن خود کو نیک سمجھنا حرام ہے، ہمیشہ یوں سمجھے کہ میری اصلاح نہیں ہو رہی تھی اس وجہ سے شیخ نے خلافت دے دی تاکہ میں اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاؤں۔

(۲۱) شیخ بننے کے بعد اپنے شیخ کی مجلس کی حاضری نہ چھوڑدے اور خود کو اپنے شیخ سے مستغنی نہ سمجھے۔

(۲۲) مجلس کا وقت متعین کر کے اس وقت کتاب پڑھنے کا معمول بنائے اگر لوگوں کی توجہ نہ ہو اور حاضرین کم ہوں یا شروع میں کوئی نہ ہو تو پروانہ کرے بلکہ سنت کے مطابق کام کرے اور خود تقویٰ کے ساتھ رہے، قلوب کو متوجہ کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔

(۲۳) اگر کوئی شخص مذاق اڑائے یا طعنہ دے یا ستائے یا ماضی کی کوئی خطا یاد دلائے تو اس کی فکر میں نہ پڑے بلکہ اللہ تعالیٰ پر نظر رکھے، اور ستانے والوں کے بارے میں یہ سوچے کہ ان کے ستانے سے رسول اللہ ﷺ کی ایک سنت مجھ سے ادا ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ کو بھی دین کا کام کرنے کی وجہ سے بہت ستایا گیا۔

(۲۴) اپنے وعظ میں بار بار اپنے شیخ کا تذکرہ کرے اور اپنے شیخ کی باتیں نام لے کر بیان کرے۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کے اس سلسلہ میں برکت نہیں ہوتی، اور ان کے مریدین بھی ان کی قدر نہیں کرتے۔

(۲۵) اس بات کو بار بار بیان کرے کہ میں کچھ نہیں تھا، شیخ کی برکت سے یہ علوم حاصل ہوئے اور آج جو لوگ مجھ سے استفادہ کرتے ہیں اور میری طرف رجوع کرتے ہیں اور اکرام کرتے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو شیخ کی برکت سے ملا ہے۔

(۲۶) لوگوں کی زبان سے اپنی تعریف سن کر خود کو بڑا نہ سمجھے بلکہ اچھی طرح سمجھ لے کہ بندوں کی تعریف سے بندے کی قیمت نہیں بڑھتی بلکہ جب مولیٰ تعریف کرے تو قیمت بڑھتی ہے، جب اللہ تعالیٰ میدانِ حشر میں فرماویں کہ اے میرے بندے میں تجھ سے راضی ہوں تب تم واقعی قیمتی ہوگے لہٰذا قیامت سے قبل اپنی قیمت خود نہ لگاؤ، اور اس بات کو سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے عیوب ان بندوں سے چھپا رکھے ہیں ورنہ یہ سب مجھ سے نفرت کرتے۔

(۲۷) اپنے معاصرین میں سے کسی کی دینی خدمات اور لوگوں میں مقبولیت دیکھ کر اگر دل میں حسد محسوس ہو تو یوں دعا کرے کہ اے اللہ اس کو مزید ترقی عطا فرما اور اس کو اپنا ولی بنالے اور قطب کا مرتبہ عطا فرما دے۔ اس طرح حسد کا علاج ہو جائے گا۔

از رشکِ اولیاء حیاتِ اختر

سوانح: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.islahibaatain.com
www.islahibaatain.com